رہنمائے تجوید

از مولانا قاری محمد سلیمان
مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

قیمت ۵۵ پیسے

ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار - لاہور

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ

رسالہ مختصر جامع قواعد تجوید

بطرز سوال وجواب

رہنمائے تجوید

از

مولانا قاری محمد سلیمان

مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور

شائع کردہ

ناشران قرآن لمیٹڈ

اردو بازار لاہور

عنوانات

علم تجوید

سوال: تجوید کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر حرف کو اس کے مخرج اور تمام صفات سے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں۔

سوال: تجوید کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہر مسلمان پر اس کا سیکھنا فرض اور واجب ہے۔

سوال: تجوید کے خلاف یعنی غلط اور بے قاعدہ قرآن شریف پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: لحن کہتے ہیں اور لحن دو قسم پر ہے، جلی اور خفی۔

سوال: لحن جلی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اگر ایسی غلطی کی ہے کہ ایک حرف دوسرے حرف سے بدل گیا جیسے الحمد کی جگہ الہمد اور والنحر کی جگہ والنہر پڑھا یا حرکت یعنی زبر، زیر، پیش میں ایک کو دوسرے کی جگہ پڑھ دیا یا جزم دے کر پڑھا، یا کہیں حرف کو کھینچ کر اور کہیں گھٹا کر پڑھا، تو اس قسم کی غلطیوں کو لحن جلی کہتے ہیں۔

سوال: لحن جلی کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن شریف اس طرح پڑھنا حرام ہے اور پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔ اور بعض دفعہ اس قسم کی غلطیوں سے نماز بھی جاتی رہتی ہے۔

سوال: لحن خفی کسے کہتے ہیں؟

جواب: لحن خفی اس غلطی کو کہتے ہیں کہ جس کے نہ ادا کرنے سے حرف کی خوبصورتی اور زینت جاتی رہے۔ یعنی اُن قاعدوں کے خلاف پڑھنا کہ جن سے حرفوں میں خوبصورتی اور زینت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً کسی حرف میں پُر یعنی موٹا ہونے کا قاعدہ پایا جاتا تھا،

اس کو باریک پڑھ دیا، یا باریک حرف کو موٹا پڑھا یا جہاں اخفا کرنا تھا وہاں اظہار اور جہاں اظہار کرنا تھا وہاں اخفا کر دیا وغیرہ ذالک۔

سوال: لحن خفی کا کیا حکم ہے۔؟

جواب: یہ غلطی اگرچہ پہلی قسم کی غلطی سے کم درجہ کی ہے یعنی حرام نہیں ہے۔ مگر مکروہ ہے اور اس میں خوف عقاب وتہدید کا ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا بھی ضروری ہے۔

اعوذ باللہ اور بسم اللہ

سوال: قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: استعاذہ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

سوال: اعوذ باللہ پڑھنا کیسا ہے۔؟

جواب: قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے۔

سوال: استعاذہ کن لفظوں سے کرنا چاہیے؟

جواب: بہتر تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ سے ہے۔ لیکن اس کے علاوہ دوسرے لفظوں سے بھی استعاذہ جائز ہے۔

سوال: بسم اللہ کا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ہر سورۃ کے شروع میں سوائے سورۃ توبہ کے پڑھنا نہایت ضروری ہے۔

سوال: اگر کسی سورۃ کے درمیان سے یا کسی رکوع یا کسی آیت سے پڑھنا شروع کریں تو بسم اللہ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: کچھ ضروری نہیں، چاہے پڑھے یا نہ پڑھے مگر پڑھنا برکت کے واسطے بہتر ہے۔

سوال: جب قرآن شریف کسی سورۃ سے شروع کیا جائے تو وصل فصل کے لحاظ سے کتنی صورتیں نکلتی ہیں؟

جواب: چار، فصل کل۔ وصل کل۔ فصل اول وصل ثانی۔ وصل اول فصل ثانی۔

سوال : فصل کل کسے کہتے ہیں ؟
جواب : اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورۃ تینوں کو علیحدہ علیحدہ ایک ایک سانس میں پڑھنا
سوال : وصل کل کی کیا تعریف ہے ؟
جواب : تینوں کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنے کا نام وصل کل ہے۔
سوال : فصل اول وصل ثانی کسے کہتے ہیں ؟
جواب : اعوذ باللہ کو علیحدہ ایک سانس میں پڑھنا اور بسم اللہ کو سورۃ سے ملا کر دوسرے سانس میں پڑھنا۔
سوال : وصل اول فصل ثانی کی بھی تعریف بیان کرو۔
جواب : اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا اور دوسرے سانس میں سورۃ شروع کرنا۔
سوال : کیا صورت مذکورہ میں یہ چاروں وجہ جائز ہیں ؟
جواب : ہاں چاروں وجہ جائز ہیں ؟
سوال : درمیان قراءت شروع سورہ میں کتنی صورتیں نکلتی ہیں اور جائز و ناجائز کونسی ہے
جواب : وہی چار صورتیں نکلتی ہیں۔ ان میں سے تین صورتیں فصل کل وصل کل فصل اول وصل ثانی جائز اور ایک صورت وصل اول فصل ثانی ناجائز ہے۔
سوال : ناجائز ہونے کی کیا وجہ ہے ؟
جواب : اس صورت میں شبہ ہوتا ہے کہ بسم اللہ کا تعلق پہلی سورۃ سے ہے نہ دوسری سورۃ سے ، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔
سوال : شروع قراءۃ درمیان سورۃ میں جبکہ اعوذ باللہ کے ساتھ بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو کتنی وجہ جائز اور کتنی ناجائز ہیں ؟
جواب : اس صورت میں صرف دو وجہ فصل کل اور وصل اول فصل ثانی جائز اور باقی

ناجائز ہیں اور یہی مروّج ہیں۔ اگرچہ بعض نے وصل کل اور فصل اول وصل ثانی کو بھی جائز رکھا ہے بشرطیکہ ان جیسی آیتوں سے مثل قال انظرنی و قال انا منتم کہ وغیرہ سے قرأت شروع نہ کی جائے۔ واللہ اعلم۔

سوال: صورت مذکورہ میں اگر اعوذ باللہ کے ساتھ بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو پھر کس طرح پڑھیں گے؟

جواب: اعوذ باللہ کو کلام پاک سے جدا کر کے پڑھیں گے۔ اس میں وصل ہی جائز ہے بشرطیکہ شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ ہو جیسے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وغیرہ

سوال: یہ بھی بتلاؤ کہ جب کسی صورت کو ختم کر کے سورہ توبہ شروع کی جائے۔ تو اس صورت میں کتنی وجہ جائز ہیں؟

جواب: تین۔ وصل، وقف، سکتہ جو چاہے کرے۔

سوال: قرآن شریف کی تلاوت کے وقت اگر کسی نے کلام اجنبی کیا یا کسی کو سلام کا جواب دیا تو اس وقت جواب دیا تو اس وقت اعوذ باللہ دُہرانا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں دُہرانا ضروری ہے کیونکہ یہ کلام اللہ اور کلام الناس کے درمیان فارق ہے۔ اسی وجہ سے کسی اور کتاب کے شروع کرنے میں اعوذ باللہ کے پڑھنے کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

مخارج کا بیان

سوال: مخارج کسے کہتے ہیں؟

جواب: مخارج جمع مخرج کی ہے جس جگہ سے حرف نکلتا ہے اس کو مخرج کہتے ہیں۔

سوال: حرفوں کے مخارج کتنے ہیں؟

جواب: صحیح قول کی بنا پر سترہ ہیں اور ان سے انتیس حروف نکلتے ہیں۔

سوال: مخرج معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو، اس حرف کو ساکن کرکے اس سے پہلے زیر والا ہمزہ لگا کر صحیح طور سے ادا کرو۔ جس جگہ آواز رُک جائے، وہی اس حرف کا مخرج ہے جیسے اَبْ اَتْ وغیرہ۔

سوال: حروف مدّہ یعنی الف اور جس واؤ ساکن سے پہلے اور جس یاء ساکن سے پہلے زیر ہو، ان کا مخرج کیا ہے؟

جواب: جوفِ دہن یعنی منہ کے اندر کا خلا ہے۔ اُن کو حروفِ ہوائیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ حلق اور مُنہ اور ہونٹ کی ہَوا پہ ختم ہو جاتے ہیں۔

سوال: ہمزہ اور ہاء کا کیا مخرج ہے؟

جواب: حلق کا آخری حصہ جو سینہ کی طرف ہے۔

سوال: عین (ع) اور حاء (ح) کا کیا مخرج ہے؟

جواب: درمیانِ حلق ہے۔

سوال: غین (غ) اور خاء (خ) کا کیا مخرج ہے؟

جواب: حلق کا وہ حصہ جو مُنہ کی طرف ہے۔

سوال: ان چھ حرفوں کو یعنی ہمزہ، ہاء، عین، حاء، غین، خاء کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: حروف حلقی کہتے ہیں، کیونکہ یہ حلق سے نکلتے ہیں۔

سوال: قاف کا کیا مخرج ہے؟

جواب: زبان کی جڑ اور اس کے اوپر کا تالو ہے۔

سوال: کاف کا مخرج کیا ہے؟

جواب: قاف کے مخرج سے ذرا باہر یعنی مُنہ کی طرف ہٹ کر ہے۔

سوال: ان دونوں حرفوں یعنی قاف و کاف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: حروف لہائیہ و لہویہ کہتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ لہات یعنی اس گوشت

کے ٹکڑے کے قریب سے نکلتے ہیں کہ جو حلق میں لٹکا ہُوا ہے۔ جس کو پنجابی میں کوّا کہتے ہیں۔

سوال: جیم (ج)، اور شین (ش)، اور اس یاء کا کیا مخرج ہے کہ جو مدّہ نہ ہو؟

جواب: زبان کا بیچ اور اس کے اُوپر کا تالُو ہے۔

سوال: ان تینوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: حروف شجریہ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ شجر فم یعنی مُنہ کی اس کھلی ہوئی جگہ سے نکلتے ہیں۔ جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔

سوال: ضاد (ض) کا کیا مخرج ہے؟

جواب: زبان کی کروٹ اور اُوپر کی داڑھیں ہیں، خواہ داہنی طرف سے ادا کیا جائے یا بائیں طرف سے یا دونوں طرف سے ایک ساتھ ادا کیا جائے لیکن بائیں طرف سے ادا کرنا آسان ہے اور اس حرف کو حافیہ کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ یہ حافیۂ لسان یعنی زبان کے کنارے سے نکلتا ہے۔

تنبیہ: آئندہ جو مخارج بیان کیئے جائیں گے، چونکہ ان کا تعلق دانتوں سے ہے اس لیے پہلے ہم دانتوں کی تعداد اور ان کے نام بیان کرتے ہیں۔

سوال: دانتوں کی تعداد اور ان کے نام بتاؤ؟

جواب: آدمیوں کے اکثر بتیس دانت ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ سامنے کے چار دانت، جو بیچ میں ہیں، ثنایا کہلاتے ہیں۔ ان میں سے دو اوپر والوں کو ثنایا علیا اور اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلیٰ کہتے ہیں۔ پھر ان کے پاس جو چار دانت اور ہیں، یعنی ایک اوپر داہنی طرف اور ایک اوپر بائیں طرف، اسی طرح ایک نیچے داہنی طرف اور ایک نیچے بائیں طرف، ان کو رُباعی کہتے ہیں۔ اور ان کے بعد والے چار دانتوں کو، جو نوکدار ہیں انیاب کہتے ہیں۔ پھر ان انیاب کے پاس جو چار دانت ہیں، ان کو ضواحک کہتے ہیں۔ اور ان ضواحک کے بعد جو بارہ دانت ہیں، یعنی تین اوپر داہنی طرف اور تین اوپر بائیں

طرف ایسے ہی تین داہنی طرف اور تین نیچے بائیں طرف۔ ان کو طواحن کہتے ہیں۔ پھر ان طواحن کے پاس سب سے آخر میں جو چار دانت ہیں، ان کو نواجذ کہتے ہیں اور ان سب ضواحک اور طواحن اور نواجذ کو عربی میں اضراس اور اردو میں ڈاڑھ کہتے ہیں۔ ہم نے ان سب ناموں کو نظم کر دیا ہے تاکہ یاد کرنے میں آسانی ہو۔ ؎

دانت کل بتیس ہیں اے باوقار ہیں ثنایا اور رباعی چار چار
چار ہیں انیاب باقی بیس کو کہتے ہیں اضراس سن لے نیک خُو
چار ہیں ان میں ضواحک اے جوان اور طواحن بارہ ہیں اے مہربان
پھر نواجذ سب کے آخر میں جناب چار ہیں واللہ اعلم بالصّواب

سوال : لام کا مخرج کیا ہے؟

جواب : زبان کا کنارہ اور دانتوں کی جڑ جو ضاحک سے ثنیہ تک ہے۔

سوال : نون کا مخرج کیا ہے؟

جواب : زبان کی نوک اور اس کے اوپر کا تالو ہے۔

سوال : راء کا کیا مخرج ہے؟

جواب : نون کے مخرج سے ذرا اندر یعنی زبان کی پیٹھ کی طرف ہے۔

سوال : ان تینوں حرفوں کو یعنی لام اور نون اور راء کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : ان کو طرفیہ و ذلقیہ کہتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ ذلق لسان یعنی زبان کی طرف سے نکلتے ہیں۔

سوال : تاء (ت) دال (د) طاء (ط) کا مخرج کیا ہے؟

جواب : زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ ہے۔ اور ان کو حروف نطعیہ کہتے ہیں کیونکہ یہ نطع یعنی اوپر کے تالو کی کھال سے نکلتے ہیں۔

سوال : ثاء (ث) ذال (ذ) ظاء (ظ) کا کیا مخرج ہے؟

جواب: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ ہے اور ان تینوں حرفوں کو لثویہ کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ یہ لثہ یعنی مسوڑہ کے قریب سے نکلتے ہیں۔

سوال: صاد (ص)، زاء (ز)، سین (س) کا کیا مخرج ہے؟

جواب: زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ ہے بمشارکت ثنایا علیا یعنی ان حروف مذکورہ کی ادائیگی کے وقت ثنایا علیا کا میلان بھی ثنایا سفلی کے کنارہ کی طرف پایا جاتا ہے اور ان کو حروف صفیرہ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ صفیر یعنی چڑیا کی آواز کے مشابہ مثل سیٹی کے نکلتے ہیں۔

سوال: فاء (ف) کا مخرج کیا ہے؟

جواب: نیچے کے ہونٹ کی تری اور ثنایا علیا کا کنارہ ہے۔

سوال: باء (ب)، میم (م) اور اس واؤ (و) کا کیا مخرج ہے جو مدہ نہ ہو؟

جواب: دونوں ہونٹ ہیں مگر اتنا فرق ہے کہ باء دونوں ہونٹوں کی تری سے اور میم دونوں کی خشکی سے مل کر ادا ہوتا ہے۔ اور واؤ غیر مدّہ دونوں ہونٹ کے دونوں کنارے مل کر بیچ کھلا رہ کر ادا ہوتا ہے۔

سوال: ان تینوں حرفوں کو اور فاء کو کیا کہتے ہیں۔

جواب: ان کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ شفت یعنی ہونٹ سے نکلتے ہیں

سوال: غنہ کا مخرج کیا ہے؟ اور کن حرفوں میں ادا ہوتا ہے؟

جواب: اس کا مخرج خیشوم یعنی ناک کا بانسہ ہے اور یہ صرف نون اور میم میں بحالتِ اخفاء یا ادغام ناقص یا ان دونوں کے مشدد ہونے کی حالت میں ایک نقطہ کے برابر ادا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

صفات کا بیان

سوال: صفت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: صفت حرف کی وہ حالت سختی و نرمی وغیرہ ہے جس سے حرف کی صحت اور ایک مخرج کے کئی حروف آپس میں ایک دوسرے جدا اور علیحدہ

معلوم ہوتے ہیں۔

سوال: صفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسم ہیں لازمہ و عارضہ۔

سوال: لازمہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو حرف سے کبھی جدا نہ ہو۔

سوال: عارضہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جو کسی صفت لازمہ کی وجہ سے یا کسی دوسرے حرف کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے،

سوال: صفات لازمہ کتنی ہیں اور ان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: یہ بھی مثل مخارج سترہ مشہور ہیں۔ اور ان کی دو قسمیں ہیں متضادہ اور غیر متضادہ۔

سوال: متضادہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کے مقابلہ میں کوئی دوسری صفت موجود ہو۔

سوال: غیر متضادہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جس کے مقابلہ میں کوئی دوسری صفت مقرر نہ ہو۔

صفات متضادہ

سوال: متضادہ کتنی ہیں؟

جواب: دس، جن میں سے پانچ صفتیں یعنی ہمس، شدت استعلاء، اطباق، اذلاق، دوسری پانچ صفتوں یعنی جہر، رخوت، استفال، انفتاح، صمات کی ضد اور متقابل ہیں۔

سوال: ہمس کے کیا معنی اور اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: ہمس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے حرفوں کو ادا کرتے وقت آواز میں ایسی پستی اور کمزوری پائی جائے کہ جس سے سانس جاری رہ سکے۔ جیسے یبلہث کی ثاء۔ اور یہ دس حروف ہیں۔ جن کا مجموعہ فحثہ شخص سکت ہے۔ اور ان کو حروف مہموسہ کہتے ہیں، ان کی

ضد جہر ہے۔

سوال: جہر کی کیا تعریف ہے اور اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: جہر وہ صفت ہے کہ جس کے حرفوں کو ادا کرتے وقت آواز میں ایسی قوت اور بلندی پائی جائے کہ جس سے سانس بند ہو جائے۔ جیسے مؤمن کا ہمزہ۔ اس کے انیس حروف ہیں جو حروف مہموسہ کے علاوہ ہیں اور ان کو حروف مجہورہ کہتے ہیں۔

سوال: شدت کے کیا معنی ہیں اور اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: شدت اس صفت کو کہتے ہیں کہ جس کے حروف ایسی سختی سے ادا کیے جائیں کہ آواز فوراً بند ہو جائے۔ جیسے احد کی دال۔ اس کے آٹھ حروف ہیں جن کا مجموعہ اجد قط بکت ہے اور ان کو حروف شدیدہ کہتے ہیں۔ اس کی ضد رخوہ ہے۔

سوال: رخوہ کے کیا معنی ہیں اور اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: رخوت وہ صفت ہے کہ اس کے حرفوں کو ایسی نرمی سے ادا کیا جائے کہ آواز جاری رہ سکے اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔ جیسے قریش کا شین۔ اس کے حرفوں کو رخوہ کہتے ہیں اور یہ حرف شدیدہ اور متوسطہ (جن کا بیان آگے آتا ہے) کے علاوہ باقی سولہ حروف ہیں۔

سوال: توسط کے کیا معنی ہیں اور اس کے کتنے حروف ہیں؟

جواب: توسط کوئی علیحدہ مستقل صفت نہیں ہے۔ بلکہ یہ صفت شدت اور رخوت کے بیچ میں ہے۔ یعنی اس کے حرفوں میں کچھ شدت اور کچھ رخوت پائی جاتی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت نہ تو آواز پوری طرح ان کے مخرج میں بند ہو اور نہ جاری رہے۔ ایسے حروف پانچ ہیں، جن کا مجموعہ لن عمر ہے۔ ان کو حروفِ متوسطہ اور مبینہ کہتے ہیں۔

سوال: استعلاء کے کیا معنی ہیں اور اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: یہ وہ صفت ہے کہ جس کے حرفوں کی ادائیگی میں زبان کی جڑ اُوپر کو اُٹھ جائے تاکہ یہ حروف پُر اور موٹے ہو جائیں جیسے قَالَ کا قاف، اس کے حرفوں کو مستعلیہ کہتے ہیں اور یہ سات حروف ہیں جن کا مجموعہ خص ضغط قظ ہے۔ اس کی ضد استفال ہے۔

سوال: استفال کی کیا تعریف ہے اور اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: استفال اس صفت کو کہتے ہیں کہ اس کے حرفوں کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر کو نہ اُٹھے۔ جس سے یہ حروف باریک رہیں پُر نہ ہوں جیسے سَوف کا سین۔ اس کے حروف کو جو حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس حروف ہیں مستفلہ کہتے ہیں۔

سوال: اطباق کے کیا معنی ہیں اور اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اطباق وہ صفت ہے جس کے حرفوں کی ادا میں زبان کا بیچ اوپر کے تالو سے ڈھک جائے۔ جیسے مطلع کی طاء اس کے حرفوں کو مطبقہ کہتے ہیں اور یہ چار حروف ہیں ص ض۔ ط ظ۔ اس کی ضد انفتاح ہے۔

سوال: انفتاح کے کیا ہیں اور اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: انفتاح وہ صفت ہے جس کے حرفوں کے ادا کے وقت زبان کا بیچ تالو سے جدا رہے۔ جیسے کیدھم کا کاف۔ اس کے حرفوں کو جو حروف مطبقہ کے علاوہ پچیس حروف ہیں منفتحہ کہتے ہیں۔

سوال: اذلاق کے کیا معنی ہیں اور اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اذلاق کے یہ معنی ہیں کہ اس کے حروف تیزی اور جلدی کے ساتھ بسہولت ادا ہوں۔ جیسے فاسقون کی فاء اس کے چھ حروف ہیں جن کا مجموعہ فَرَّ مِنْ لُبّ ہے اور ان کو حروف مذلقہ کہتے ہیں اس کی ضد اصمات ہے۔

سوال: اصمات کے معنی بتلا کر یہ بھی بتلاؤ کہ اس کے حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اصمات وہ صفت ہے کہ جس کے حرفوں کی ادائیگی میں تیزی اور جلدی

نہ پائی جائے بلکہ نہایت مضبوطی اور جماؤ سے ادا ہوں۔ اس کے حرفوں کو جو حروف مذلقہ کے علاوہ تیئیس حروف ہیں مصمتہ کہتے ہیں۔

سوال: یہ دس صفات متضادہ جو بیان کی گئی ہیں کیا سب حرفوں میں پائی جاتی ہیں؟

جواب: ہاں سب حرفوں میں پائی جاتی ہیں اور کوئی حرف ان سے خالی نہیں ہے یعنی ان دس صفات میں سے ہر حرف میں پانچ صفتیں ضرور ہوں گی۔ مثلاً اگر ب میں صفت ہمس نہیں ہے تو اس کی ضد جہر ضرور ہے۔ اسی طرح باقی حرفوں کو بھی اس پر قیاس کر لیا جائے۔ بخلاف غیر متضادہ کے کہ وہ بعض حروف میں پائی جائیں گی اور بعض میں نہیں۔

صفات غیر متضادہ

سوال: صفات غیر متضادہ کتنی ہیں؟

جواب: سات۔ صفیر، قلقلہ، لین، انحراف، تکریر، تفشی، استطالت۔

سوال: صفیر کی کیا تعریف ہے اور اس کے حروف کتنے ہیں؟

جواب: صفیر وہ صفت ہے کہ جس کے حروف کی ادائیگی میں ایک تیز آواز مثل سیٹی کے نکلے۔ جیسے مس کا سین۔ اس کے تین حروف ہیں۔ صاد (ص)، زاء (ز)، سین (س) اور ان کو صفیرہ کہتے ہیں۔

سوال: قلقلہ کی تعریف اور اس کے حروف کی تعداد کیا ہے؟

جواب: قلقلہ اس صفت کو کہتے ہیں کہ جس کے حرفوں کے ادا کرتے وقت خاص کر سکون کی حالت میں ایک سخت آواز لوٹتی ہوئی معلوم ہو جیسے خلق کا قاف۔ اس کے پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ قطب جدٍ ہے اور ان کو حروف قلقلہ و متقلقل کہتے ہیں۔

سوال: لین کے کیا معنی ہیں اور اس کے حروف کتنے ہیں؟

جواب: لین وہ صفت ہے کہ اس کے حرفوں کو ایسی نرمی سے ادا کیا جائے کہ جس سے زبان کو کوئی دشواری نہ ہو۔ حروفِ لین دو ہیں، واؤ (و) ساکن ما قبل مفتوح، یاء (ی) ساکن۔ جبکہ

ان سے پہلے زبر ہو جیسے یَوم بَیت وغیرہ۔

سوال: تفشّی کے کیا معنی ہیں اور یہ کس حرف کی صفت ہے؟

جواب: تفشّی کے معنی یہ ہیں کہ اس کے حرف کے ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جائے۔ یہ صفت بالاتفاق صرف شین میں پائی جاتی ہے۔ جیسے شیٔ کا شین۔

سوال: انحراف کسے کہتے ہیں اور اس کے کتنے حرف ہیں؟

جواب: انحراف وہ صفت ہے کہ جس کے حرفوں کی ادائیگی میں زبان اپنی نوک کی طرف یا اپنی پیٹھ کی طرف لوٹ جائے اور یہ دو حرف یعنی لام (ل) اور راء (ر) میں پائی جاتی ہے۔ لام میں تو زبان اپنی نوک کی طرف اور راء میں اپنی پیٹھ کی طرف اور کچھ لام کے مخرج کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے تو تلا آدمی راء کو لام ادا کرتا ہے۔ ان دونوں حرفوں کو یعنی لام اور راء کو حروف منحرفہ کہتے ہیں۔

سوال: تکریر کے معنی بیان کرو اور بتلاؤ کہ یہ کس حرف کی صفت ہے؟

جواب: تکریر اس صفت کو کہتے ہیں کہ جس کی حرف کی ادائیگی میں آواز دوہری نکلنی چاہتی ہے۔ یعنی جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ اس صفت کو قبول کرتا ہے اور یہ صفت صرف راء کی ہے۔

سوال: راء میں صفت تکریر ادا کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں بلکہ اس سے بچنا ضروری ہے۔ اگرچہ راء پر تشدید کیوں نہ ہو۔ ورنہ پھر بجائے ایک راء کے کئی را ادا ہو جائیں گی۔

سوال: استطالت کے کیا معنی ہیں اور یہ کس حرف کی صفت ہے؟

جواب: استطالت کے یہ معنی ہیں کہ اس کے حرف کے ادا کرتے وقت شروع مخرج سے آخر مخرج تک آواز میں درازی پائی جائے یعنی اس کا جتنا لمبا مخرج ہے اسی قدر آواز بھی پورے مخرج سے لمبی نکلنی چاہیے اور یہ صرف ضاد (ض) کی صفت ہے۔

تنبیہ: اس حرف یعنی ضاد کو دال پُر یا ظاء خالص پڑھنا صحیح نہیں بلکہ اس کو اس کے مخرج اصلی اور تمام صفات سے ادا کرنا چاہیے تاکہ ضاد خود بخود صحیح ادا ہو جائے۔ مگر پھر بھی اس کی صحت کسی قاری ماہر سے ضرور کر لینی چاہیے کیونکہ اس کی ادائیگی بہ نسبت دوسرے حرفوں کے مشکل ہے۔

صفاتِ عارضہ کا بیان

حرفوں کا پُر اور باریک پڑھنا

سوال: وہ حروف کون سے ہیں جو ہر حال میں یعنی خواہ ان پر زبر ہو یا زیر، پیش ہو یا جزم، پُر پڑھے جاتے ہیں؟

جواب: وہ حروف مستعلیہ ہیں یعنی خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ۔

سوال: کیا ان حرفوں کے علاوہ سب حروف باریک پڑھے جائیں گے؟

جواب: ہاں سب حروف باریک پڑھے جائیں گے مگر الف اور لفظ اللّٰہ کا لام اور را کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں اور کبھی پُر۔

سوال: الف پُر اور باریک کب پڑھا جاتا ہے؟

جواب: اگر الف سے پہلے کوئی پُر حرف ہوگا تو یہ بھی پُر ہوگا اور اگر باریک ہوگا تو یہ بھی باریک ہوگا۔ جیسے قَالَ وَ مَالِكِ وغیرہ۔

سوال: لفظ اللّٰہ کا لام پُر اور باریک کب ہوتا ہے؟

جواب: اس کے پہلے جب زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگا۔ جیسے هُوَ اللّٰهُ۔ عَلَيْهُ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اور زیر ہو تو باریک ہوگا۔ جیسے بِاللّٰهِ۔ قُلِ اللّٰهُمَّ۔

سوال: لفظ اللّٰہ میں جو دو لام ہیں دونوں پُر پڑھے جاتے ہیں یا ایک۔

جواب: دونوں پُر پڑھے جائیں گے۔

سوال: راء کے پُر اور باریک پڑھنے کے کتنے قاعدے ہیں۔

جواب: دس ہیں۔ (۱) راء پر زبر یا پیش ہو جیسے رَبَّنَا۔ رُزِقْنَا اور زیر ہو تو باریک جیسے رِقَاب۔ رِجَال وغیرہ (۲) راء ساکن سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو تو پُر جیسے مَرْیَم یُرْزَقُوْنَ اور جو زیر اصلی ہو تو باریک ہوگی بشرطیکہ اس راء ساکن کے بعد حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو کہ جس میں یہ راء ساکن ہے جیسے فِرْعَون، فِرْدَوس وغیرہ۔ (۳) راء ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو تو پُر ہوگی جیسے اِرْجِعُوْا وغیرہ۔ (۴) راء ساکن سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو تو پُر ہوگی۔ جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ کہ رَبِّ ایک کلمہ ہے اور ارجعون دوسرا کلمہ ہے۔ (۵) راء ساکن سے پہلے زیر اصلی ہو اور اس کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو تو پُر ہوگی جیسے مِرْصَادًا۔ قِرْطَاس وغیرہ مگر لفظ فِرْقٍ کی راء میں پُر اور باریک دونوں وجہ جائز ہیں۔ (۶) راء ساکن سے پہلے زیر اصلی ہو اور اس راء ساکن کے بعد حرف استعلاء دوسرے کلمہ میں ہو تو باریک ہوگی۔ جیسے خبیر۔ خبیر وغیرہ۔ (۷-۸) راء ساکن سے پہلے یاء (ی) ساکن کے علاوہ اور کوئی حرف ساکن ہو اور اس ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی جیسے فجر۔ خسرو وغیرہ اور زیر ہو تو باریک۔ جیسے حجر وغیرہ (۹) راء مشدد پر زبر یا پیش ہو تو دونوں راء پُر پڑھی جائیں گی۔ پہلی دوسری کے تابع ہوگی، جیسے لَیْسَ الْبِرَّ۔ وَلٰکِنَّ الْبِرُّ اور زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی۔ جیسے دُرِّیٌّ وغیرہ۔ (۱۰) راء کا زبر جب امالہ کی وجہ سے زیر کی طرف مائل ہو جائے تو راء باریک ہوگی۔ جیسے مجریھا۔ حفصؒ کی روایت میں کہ جس کو ہم سب پڑھتے ہیں، صرف اسی ایک لفظ مجریھا میں امالہ ہے۔

سوال: امالہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: امالہ کے یہ معنی ہیں کہ زبر کو زیر کی طرف اور اس کے بعد الف کو یاء کی طرف مائل کرکے پڑھنا۔ واللہ اعلم۔

نُون ساکن اور تنوین کا بیان

سوال: نون ساکن اور تنوین کے کے حکم ہیں؟

جواب: چار۔ اظہار۔ ادغام۔ اقلاب۔ اخفا۔

سوال: اظہار کی کیا تعریف ہے؟

جواب: اگر نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا یعنی نون اپنے مخرج سے بلا کسی تغیر اور غنہ کے ادا کیا جائے گا۔ جیسے اَنْعَمْتَ، رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ وغیرہ اور اس کو اظہار حلقی کہتے ہیں۔ حروف حلقی چھ ہیں۔ جو اس شعر میں جمع ہیں۔ ؎

حروفِ حلقی چھ ہیں سن اے نورِ عین　　ہمزہ ہاؤ حاؤ خاؤ عین، غین

سوال: ادغام کے معنی بیان کرو اور بتاؤ کہ یہ کتنے حرفوں میں ہوتا ہے؟

جواب: ادغام کے معنی حرفِ ساکن کو حرفِ متحرک میں اس طرح ملا کر مشدّد پڑھنا کہ دونوں حرف ایک ہی دفعہ ادا ہوں۔ اور یہ ادغام یرملون کے چھ حرفوں میں ہوتا ہے جبکہ نون ساکن اور تنوین کے بعد ان چھ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے مگر لام اور راء میں بلا غنہ اور باقی چار حرفوں میں با غنّہ ہوگا۔ ادغام بلا غنّہ کی مثال یُبَیِّنْ لَّنَا، هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ وغیرہ اور با غنہ کی مثال اَنْ یَّقُوْلُوْا۔ یَقُوْمٍ یَّوْمَئِذٍ، مِنْ وَّلِیٍّ... وغیرہ۔

سوال: اس ادغام کے لیے کوئی شرط ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں، یہ شرط ہے کہ نون ساکن وتنوین اور یرملون کا کوئی حرف ایک کلمہ میں نہ ہو۔ اسی وجہ سے دنیا۔ قنوان۔ بنیان، صنوان میں باوجود قاعدہ پائے جانے کے ادغام نہیں ہے۔

سوال: اقلاب کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینے کا نام قلب یا اقلاب ہے۔ یہاں نون ساکن اور تنوین کو جبکہ ان دونوں کے بعد باء (ب) آئے میم سے بدل کر غنہ

کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے مِنْ بَعْدِ۔ اَیْمٌ بِہِمَا وغیرہ۔

سوال : اخفا کے کیا معنی ہیں؟

جواب : نون ساکن اور تنوین کے بعد جب حروف حلقی اور یرملون اور باء (ب) کے سوا کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کو ان کے مخرج میں اس طرح چھپا کر پڑھنا کہ زبان نون کے مخرج تک نہ پہنچے صرف غنہ ایک الف کے برابر ادا ہو جیسے مِنْکُمْ۔ جنّٰتٌ تَجْرِیْ وغیرہ۔ اور اس کو اخفا حقیقی کہتے ہیں۔

میم ساکن کا بیان

سوال : میم ساکن اصلی کے کتنے حال ہیں۔

جواب : تین۔ ادغام۔ اخفا۔ اظہار۔

سوال : ہر ایک کا قاعدہ بیان کرو۔

جواب : میم ساکن کے بعد میم آئے تو ادغام ہوگا۔ جیسے اَمْ مَّنْ وغیرہ۔ اور اگر باء (ب) آئے تو مذہب مختار پر اخفاء مع الغنہ ہوگا یعنی میم اپنے مخرج سے غنہ بقدر ایک الف کے ساتھ ضعیف ادا کیا جائے گا۔ جیسے وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ وغیرہ اور اس کو اخفا شفوی کہتے ہیں اور اگر باء (ب) اور میم کے علاوہ اور کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا۔ جیسے عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

ادغام کا بیان

سوال : ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب : تین۔ مثلین۔ متجانسین۔ متقاربین۔

سوال : ہر ایک کی تعریف کرو۔

جواب : اگر دو حرف ایک ہی قسم اور ایک ہی جنس کے ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں اور پہلا ان میں سے ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ان میں وجوباً ادغام ہوگا۔ اور اس کو ادغام مثلین کہتے ہیں جیسے اِذْ ذَّھَبَ۔ یُدْرِکْکُّمُ۔ یُوَجِّھْہُ۔ مگر حرفِ اول جب مدّہ ہو تو پھر ادغام نہ ہوگا۔ کیونکہ ادغام سبب تخفیف ہے اور حرف مدہ میں

خود خفت پائی جاتی ہے پس اگر اس میں ادغام کیا گیا تو کلمہ ثقیل ترین جائے گا۔ جیسے وَمَا تُوْاوَهُمْ۔ دَفِي يُوْسُفَ، بخلاف واؤ لین کے کہ اس میں ادغام ہوگا جیسے عَصَوْا وَّكَانُوْا اور ایسی یاء لین کہ جس کے بعد یاء ہو، قرآن عزیز میں نہیں آئی ہے اور اگر ایسے دو حرف ایک جگہ جمع ہوں کہ جن کا مخرج ایک شمار کیا جاتا ہے اور اول ان میں سے ساکن ہو اور دوسرا متحرک، تو اس میں لزوماً ادغام ہوگا۔ اور اس کو ادغام متجانسین کہتے ہیں جیسے عَبَدْ تُّمْ۔ قَدْ تَّبَيَّنَ۔ مگر جب کہ حرف اول حلقی ہو عام اس سے کہ دوسرا حرف حلقی ہو یا غیر حلقی تو اس وقت ادغام نہ ہوگا جیسے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا۔ البتہ اپنے مماثل میں مدغم ہوگا جیسے مَالِيَه۔ هَلَكَ وغیرہ۔ اور جو ایسے دو حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں کہ جو باعتبار مخرج وصفت کے قریب قریب ہوں تو ان میں جو ادغام کیا جائے گا وہ ادغام متقاربین کہلاتا ہے۔ جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ۔ قُلْ رَّبِّ وغیرہ۔ پھر ادغام متجانسین ومتقاربین دو قسم پر ہے۔ تام وناقص۔ اگر پہلا حرف دوسرے حرف کی جنس سے ہوگیا اور اس میں بالکل مل گیا تو اس کو ادغام تام کہتے ہیں۔ جیسے مِنْ لَّدُنْهُ۔ اِذْ ظَّلَمُوْا۔ اور جو مدغم کی کوئی صفت ادغام کے بعد باقی رہے تو وہ ناقص کہلاتا ہے جیسے مَنْ يَّقُوْلُ۔ اَحَطْتُّ وغیرہ۔

تنبیہ: واضح ہو کہ فالتقمہ میں لام ساکن کا ادغام تاء میں نہ ہوگا۔ ایسے ہی قُلْ نَعَمْ۔ وَقُلْنَا۔ وَاَنْزَلْنَا۔ وَاجْعَلْنَا میں لام کا ادغام نون میں نہ ہوگا۔ صرف اظہار ہی ہوگا۔ واللہ اعلم۔

مد کا بیان

سوال: مد کے کیا معنی ہیں؟

جواب: حروف مد اور لین میں آواز کو کھینچ کر اور بڑھا کر پڑھنے کو مد کہتے ہیں۔

سوال: حروف مد ولین کتنے ہیں؟

جواب: حروف مدتین ہیں۔ الف جس کے پہلے ہمیشہ زبر ہوتا ہے۔ واؤ (و) ساکن جس سے پہلے پیش۔ یاء (ی) ساکن جس سے پہلے زیر ہو جیسے نوحیھا۔ اور حرف لین دو ہیں۔ واؤ ساکن و یاء ساکن جبکہ ان سے پہلے زبر ہو جیسے مَوْت۔ بَیْت وغیرہ۔

سوال: مد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مد کی دو قسمیں ہیں اصلی و فرعی۔

سوال: مد اصلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مد اصلی وہ ہے کہ حروف مد کے بعد نہ ہمزہ ہو اور نہ سکون، جیسے قال۔ قولوا۔ قیل وغیرہ۔ اس کو مدِّ ذاتی و مدِّ طبعی بھی کہتے ہیں۔ اس کی مقدار ایک الف ہے۔ اس سے کم کھینچنا جائز نہیں۔

سوال: مدّ فرعی کی کیا تعریف ہے۔

جواب: مدّ فرعی اس کو کہتے ہیں کہ حروف مد کے بعد ہمزہ یا سکون اور حروف لین کے بعد صرف سکون ہو

سوال: مدّ فرعی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بروایت حفصؒ چھ قسمیں۔ مدّ متصل، مدّ منفصل، مدّ لازم، مدّ عارض، مدّ لین لازم، مدّ لین عارض۔

سوال: مدّ متصل کسے کہتے ہیں؟

جواب: حرف مدّ کے بعد ہمزہ ہو اور دونوں ایک کلمہ میں ہوں جیسے جاء۔ سُوْءٍ۔ سِیْئَ وغیرہ۔ اس کو مدّ واجب بھی کہتے ہیں۔

سوال: مدّ منفصل کی کیا تعریف ہے؟

جواب: حرفِ مدّ اول کلمہ کے آخر میں اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو۔ جیسے مَآ اُنزِلَ۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ وغیرہ۔ اس کو مدِّ جائز بھی کہتے ہیں۔

سوال : مد متصل اور منفصل کی مقدار کیا ہے؟

جواب : دو الف یا ڈھائی الف یا چار الف ہے۔ لیکن پڑھتے وقت اس کا ضرور خیال رکھا جائے کہ جس مد میں جو مقدار شروع میں اختیار کی جائے وہی آخر تک باقی رہے ایسا نہ ہو کہ کہیں دو الف اور کہیں چار الف مد کر لیا جائے۔ یا متصل میں کم اور منفصل میں زیادہ مد کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ جائز نہیں۔ البتہ اگر منفصل میں متصل سے کم مد کر لیا جائے تو درست ہے۔

سوال : الف کی کیا مقدار ہے؟

جواب : ایک زبر کی مقدار کی دو گنی ہے یعنی جتنی دیر میں ایک زبر ادا ہوتا ہے اس کا دو گنا کرنے سے ایک الف ادا ہوگا۔ اور بعض نے الف کی مقدار کا یہ اندازہ بیان کیا ہے کہ درمیانی طور پر کھلی ہوئی انگلی کو بند یا بند انگلی کو کھولنے میں جتنی دیر لگتی ہے۔ مگر یہ سب اندازہ تقریبی ہے۔ اصل دار و مدار استاد مشاق کے سننے پر ہے۔ واللہ اعلم۔

سوال : مدّ لازم کی تعریف اور اس کی قسمیں بیان کرو؟

جواب : حرف مدّ کے بعد اگر سکون لازمی اور اصلی ہو تو اس کو مدّ لازم کہتے ہیں۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔ مدّ لازم کلمی مخفف۔ مدّ لازم کلمی مثقل۔ مدّ لازم حرفی مخفف۔ مدّ لازم حرفی مثقل۔

سوال : مدّ لازم کلمی مخفف کسے کہتے ہیں؟

جواب : کسی کلمہ میں حرف مد کے بعد سکون یعنی جزم ہو۔ جیسے آٰلْـٰٔنَ وغیرہ۔

سوال : مدّ لازم کلمی مثقل کی کیا تعریف ہے؟

جواب : کسی کلمے میں حرف مد کے بعد تشدید ہو۔ جیسے دَآبَّـةٍ۔ اَلصَّآخَّـةُ۔

سوال : مدّ لازم حرفی مخفّف کی کیا تعریف ہے؟

جواب : حروفِ مقطعات میں حرف مدّ کے بعد سکون ہو۔ جیسے قٓ۔ صٓ وغیرہ۔

سوال: مدلازم حرفی مثقل کی کیا تعریف ہے ؟

جواب: حروف مقطعات میں حرف مد کے بعد تشدید ہو۔ جیسے الٓمٓ طٰسٓمٓ۔

سوال: مدلازم کی مقدار کیا ہے ؟

جواب: تین یا پانچ الف ہے اور یہ مقدار اس کی چاروں قسموں میں یکساں اور برابر ہے۔ اس مد میں بھی جو مقدار پہلے اختیار کی جائے آخر تک وہی قائم رہے۔

سوال: مدّ عارض کسے کہتے ہیں ؟ اور اس کی کیا مقدار ہے ؟

جواب: حرفِ مدّ کے بعد اگر سکون عارضی یعنی وقف کی وجہ سے آیا ہو تو اس کو مدِّ عارض کہتے ہیں۔ جیسے متاب۔ خالدون۔ نستعین وغیرہ۔ اس میں طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں۔ مگر قصر سے توسط اور توسط سے طول اولیٰ ہے۔ طول کی مقدار تین الف اور توسط کی دو الف اور قصر کی ایک الف ہے۔

سوال: مدّلین لازم کی تعریف اور اس کی مقدار بیان کرو ؟

جواب: حروف لین کے بعد اگر سکون لازمی اصلی ہو تو اس کو مدّلین لازم کہتے ہیں جیسے سورہ مریم میں کٓھٰیٰعٓصٓ کا عین اور سورہ شوریٰ میں حٰمٓ عٓسٓقٓ کا عین۔ ان دونوں عین کے سوا اور کسی جگہ مدلین لازم نہیں ہے۔ اس میں بھی طول، توسط، قصر تینوں وجہ جائز ہیں۔ مگر طول اولیٰ ہے۔

سوال: مدلین عارض کسے کہتے ہیں اور اس کی مقدار کیا ہے ؟

جواب: اگر حرف لین کے بعد سکون عارضی یعنی وقف کی وجہ سے آیا ہے تو اس کو مدّلین عارض کہتے ہیں۔ اس میں طول، توسط، قصر تینوں وجہ ہیں مگر یہاں قصر اولیٰ ہے واللہ اعلم بالصواب۔

وقف کا بیان

سوال: وقف کی کیا تعریف ہے ؟

جواب: ہر ایسے کلمہ کے آخر حرف پر اسکان یا اشمام یا روم

کے ساتھ ٹھہر جانے اور سانس توڑ دینے کا نام وقف ہے کہ جو دوسرے کلمہ سے ملا ہُوا نہ لکھا ہو اور اگر وہ دوسرے کلمہ سے ملا ہُوا لکھا ہے تو اس پر وقف کرنا جائز نہیں ہے۔ دوسرے کلمہ پر وقف کر سکتے ہیں۔ جیسے الارض کہ اس میں ال ایک کلمہ ہے اور ارض دوسرا کلمہ ہے اور دونوں ملے ہوئے لکھے ہوتے ہیں۔ اب اگر کسی نے اَل پر وقف کر دیا تو یہ وقف نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے کلمہ کے آخر حرف کو ساکن تو کیا لیکن سانس نہیں توڑا اور آواز بند نہیں کی یا آواز اور سانس تو توڑ دیا، ساکن نہیں کیا تو ان دونوں صورتوں میں بھی وقف صحیح نہ ہوگا۔ تجوید کی بڑی کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے۔

سوال : اسکان کے ساتھ وقف کرنے کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : یہ معنی ہیں کہ جس کلمہ کے آخر میں حرف پر وقف کیا جائے، اگر وہ متحرک ہو تو اس کو ساکن کر کے پڑھیں گے اور جو ساکن ہے تو صرف آواز اور سانس توڑ دیں گے۔ عام طور پر قراء کا یہی عمل ہے۔ اس کو وقف بالاسکان کہتے ہیں۔

سوال : اشمام کے ساتھ وقف کرنے کا کیا مطلب ہے ؟

جواب : اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کلمہ پر وقف کرنا چاہیں، اس کلمہ پر وقف کیا جائے اگر اس کے آخر حرف پر پیش ہے تو اس حرف کو ساکن پڑھتے ہوئے ہونٹوں سے پیش کی طرف اس طرح اشارہ کرنا کہ دونوں ہونٹ بالکل نہ ملیں بلکہ مثل غنچہ ہو جائیں، اس کو وقف بالاشمام کہتے ہیں۔

سوال : روم کے ساتھ وقف کرنے کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کلمہ پر وقف کرنا چاہیں۔ اس کلمہ کی آخر حرف کی تہائی حرکت کو ایسی پست آواز سے ادا کرنا کہ جس کو قریب کا آدمی اگر غور سے سُنے تو سن سکے۔ اس کو وقف بالروم کہتے ہیں اور یہ صرف زیر اور پیش میں ہوتا ہے زبر میں نہیں ہوتا۔

سوال : وقف کی کتنی قسمیں ہیں ؟

جواب : چار۔ تام، کافی، حسن، قبیح۔

سوال : وقف تام کی کیا تعریف ہے؟

جواب : وقف تام وہ ہے کہ جس کلمہ پر وقف کیا ہے اس کو اپنے بعد والے کلمہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ نہ لفظی اور نہ معنوی، ایسے کلمہ پر وقف کرنا اور اس کے بعد والے کلمہ سے ابتدا کرنا اچھا اور پسندیدہ ہے۔ جیسے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ پر وقف کیا جائے۔ اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ سے شروع کیا جائے وغیرہ۔

سوال : وقف کافی کسے کہتے ہیں؟

جواب : جس کلمہ پر وقف کیا گیا ہے اس کو اپنے بعد والے کلمہ سے تعلق معنوی ہو، نہ لفظی۔ اس کا حکم بھی جوازاً وقف اور مابعد سے ابتدا کرنے میں وقف تام کی مانند ہے۔ جیسے اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ پر وقف کرنا اور اس کے بعد سے شروع کرنا درست اور اچھا ہے اور یہ کبھی ایک دوسرے سے افضل اور ارجح ہوتا ہے جیسے فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا پر وقف کافی اور بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ پر اکفی ہے وغیرہ۔ اس کو وقف مفہوم بھی کہتے ہیں۔

سوال : وقف حسن کی کیا تعریف ہے؟

جواب : وقف حسن وہ ہے کہ جس کلمہ پر وقف کیا ہے اس کو اپنے بعد والے کلمہ سے تعلق لفظی ہو۔ اس پر وقف کرنا اچھا اور جائز ہے۔ لیکن اس کے بعد والے کلمہ سے ابتدا کرنا تعلق لفظی کی وجہ سے درست اور جائز نہیں، ماقبل سے لوٹا کر پڑھیں گے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر وقف کرنا تو جائز اور اچھا ہے لیکن مابعد سے ابتدا کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ آیتوں کے سرے پر مابعد سے شروع کرنا بھی درست ہے۔ جیسے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ پر وقف اور اس کے بعد سے شروع کرنا جائز اور درست ہے۔ اس کو وقف صالح بھی کہتے ہیں۔

سوال : وقف قبیح کی کیا تعریف ہے ؟

جواب : وقف قبیح اس کو کہتے ہیں کہ ایسے کلمہ پر وقف کرنا جس کو اپنے مابعد سے تعلق لفظی ومعنوی دونوں ہوں جیسے بسم پر بسم اللہ سے اور الحمد پر الحمد للہ سے اور مالک پر مالک یوم الدین سے کہ ان پر وقف کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ ایسے کلموں پر سانس بند ہوجانے یا بھول جانے کی وجہ سے وقف کرسکتے ہیں لیکن اس صورت میں ماقبل سے لوٹا کر پڑھنا ضروری ہے۔

سوال : کیا وقف کی ان کے علاوہ اور بھی قسمیں ہیں ؟

جواب : ہاں ان کے علاوہ وقف کی سات قسمیں اور علیحدہ مشہور ہیں۔ اگرچہ ان کا ذکر وقوف کے ضمن میں بطریق اجمال اوپر گزر چکا ہے۔ مگر ہم اس جگہ طلبہ کے افادہ کی غرض سے کسی قدر تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

سوال : وقف کی وہ سات قسمیں کونسی ہیں ؟

جواب : وہ یہ ہیں۔ وقف ارسال، وقف مد، وقف قصر، وقف اشم، وقف تنفس، وقف ہمزہ، وقف اضافت۔

سوال : وقف ارسال کی کیا تعریف ہے ؟

جواب : ایسے کلمہ پر وقف کرنا کہ جس کا آخر حرف الف ہو عام اس سے کہ الف تنوین سے بدلا گیا ہو یا نہ بدلا ہو جیسے زبُورا۔ منھا وغیرہ یا اس کا آخر حرف واؤ ساکن یا یاد ساکن ہو جیسے قالوا۔ قولی۔ فقد اھتدوا۔ عینی وغیرہ۔ پس اس جگہ ایک الف کی برابر مد کریں گے۔ اس سے کم یا زیادہ کھینچنا جائز نہیں بعض آدمی ایسے موقعہ پر ایک الف سے زائد مد کردیتے ہیں۔ یہ سخت غلطی ہے۔ جس کلمہ پر وقف کیا جائے، اس سے پہلے حرف مد یا لین ہو جیسے انہار۔ یومنون۔ نستعین۔ والموت۔ خیر وغیرہ اس میں بحالت وقف مد طویل ہوگا۔ مگر اس جگہ توسط قصر بھی جائز ہے جیسا کہ اوپر۔

گزر چکا ہے۔

سوال: مدّ قصر کی کیا تعریف ہے، بیان کرو۔

جواب: مدّ قصر وہ ہے کہ جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس سے پہلے نہ حرف مد ہو اور نہ لین۔ جیسے شھر۔ صفر۔ بکر۔ فحدث۔ ماکسب۔ علیکم۔ الیھم وغیرہ۔ یہاں سوائے ساکن کرنے کے کھینچنا جائز نہیں۔

سوال: وقف اصم کی کیا تعریف ہے؟

جواب: ایسے کلمہ پر وقف کرنا کہ اس کا آخر حرف مشدّد زبر والا ہو۔ جیسے فَاَتَمَّهُنَّ وتَبَّ۔ دار جلهن وغیرہ۔ پس اس جگہ اس طرح وقف کیا جائے کہ اس کی تشدید باقی نہ رہے۔ فوت نہ ہو۔ اصم کے معنی بہرے کے ہیں کہ وہ بلند آواز کو سنتا ہے اور آہستہ بولتا ہے۔ اسی طرح یہ وقف ہے کہ جس حرف مشدد پر وقف کیا گیا ہے اس سے پہلے جو حرکت ہے وہ بلند آواز سے ظاہر کی جائے گی اور حرف مشدد کہ جس پر وقف کیا گیا ہے اس کی آواز مخرج میں اس طرح بند ہونی چاہیے کہ سننے والے کو حرکت معلوم نہ ہو۔

سوال: وقف تنفس کی تعریف بیان کرو؟

جواب: جس کلمہ کے آخر حرف پر وقف کیا جائے اس میں سانس کا جاری رہنا پایا جائے۔ جیسے مالیہ۔ ربہ۔ علیہ۔ اللّٰہ وغیرہ کہ اس میں بنا پر ضعف حرف مھموسہ سانس جاری رہتا ہے۔

سوال: وقف ہمزہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کا آخر حرف ہمزہ بغیر دو زبر کی تنوین کے ہو۔ جیسے شرکاء۔ السفھا وغیرہ۔

سوال: وقف اضافت کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جس کلمہ پر وقف کیا گیا ہے اس کے آخر میں ایسی یا ہو کہ جو قرآن شریف

میں لکھی ہوئی نہ ہو جیسے فاتقون۔ واخشون۔ وقد ھدان وغیرہ۔

تنبیہ: واضح ہو کہ وقف ابتدا میں رسم خط کی رعایت کرنا ضروری ہے یعنی جو کلمہ قرآن شریف میں جس طرح پر لکھا ہوا ہو گا۔ اس پر اسی طرح وقف کریں گے مثلاً قُلْنَا پر قُلْنَا اهْبِطُوا میں۔ اور فَاِنْ كَانَتَا پر فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ میں الف کے ساتھ اور يَرْجُوا پہ يَرْجُوا اللّٰهَ میں اور وَلَا تَسُبُّوا پر وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ میں واؤ کے ساتھ اور وَلَا تَسْقِي پر وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ میں اور يُؤْتِيَ الْحِكْمَةَ میں یاء کے ساتھ وقف کیا جائے گا اسی طرح شروع کرنے میں بھی اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جو کلمہ جس طرح لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح اس سے ابتداء کی جائے لیکن پھر بھی ایسے موقع پر کسی قاری عالم سے پوچھ لینا چاہیئے تاکہ وقف اور ابتدا غلط نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

سوال: جس کلمہ کے آخر حرف پر تنوین ہو تو اس پر وقف کس طرح کیا جائے گا۔؟

جواب: اگر اس پر تنوین زبر کی ہو تو وقف الف کے ساتھ ہو گا جیسے غَفُوْرًا شَكُوْرًا وغیرہ۔ لیکن گول تاء پر کہ جو ہا (ہ) کی صورت میں لکھی جاتی ہے الف کے ساتھ وقف نہ ہو گا۔ بلکہ تاء کی جگہ ہاء ساکن پڑھی جائے گی جیسے رحمۃً وغیرہ۔ اور اگر تنوین زیر یا پیش کی ہے تو تنوین کو گرا کر سکون کے ساتھ وقف کرنا چاہیئے۔ اس میں روم اور اشمام بھی جائز ہے۔ مگر روم کی حالت میں تنوین ختم ہو جائے گی۔ صرف حرکت کا تیسرا حصہ ظاہر کیا جائے گا۔

سوال: مدّ عارض پر روم کرنے کی حالت میں مد کیا جائے گا یا نہیں؟

جواب: مدّ نہیں کیا جائے گا۔ صرف قصر ہو گا۔ کیونکہ روم میں کچھ حرکت پڑھی جاتی ہے جس کی وجہ سے مدّ کا سبب یعنی سکون نہیں پایا جاتا۔ جیسے نَسْتَعِيْنُ وغیرہ۔

سوال: روم و اشمام حرکت عارضی پر جائز ہے یا نہیں۔

جواب: جائز نہیں صرف وقف بالاسکان ہی ہوگا جیسے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ کی دال پر یا عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ کی میم پر اگر وقف کرنا چاہیں تو چونکہ دال اور میم پر حرکت عارضی ہے۔ اس لیے دونوں یعنی دال اور میم ساکن ہی پڑھے جائیں گے۔ اسی طرح اس تاء میں بھی روم و اشمام جائز نہیں ہے جو ہا کی شکل میں لکھی جاتی ہے۔

سوال: وقف اور سکتہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: یہ فرق ہے کہ وقف میں سانس اور آواز دونوں توڑ دیئے جاتے ہیں اور سکتہ میں صرف تھوڑی دیر آواز بند رہتی ہے سانس نہیں توڑا جاتا۔

سوال: قرآن شریف میں کتنی جگہ سکتہ ہے؟

جواب: حفصؒ کی روایت میں صرف چار جگہ ہے ایک سورۂ کہف میں وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا دوسرے سورہ یٰسین میں مِنْ مَّرْقَدِنَا پر۔ تیسرے سورۂ قیامہ میں قِيلَ مَنْ پر چوتھے سورۂ مطففین میں كَلَّا بَلْ پر باقی ان کے علاوہ سورہ فاتحہ وغیرہ میں کہیں سکتہ نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص کا سانس ایسی جگہ ٹوٹ گیا کہ وہاں علامت وقف میں سے کوئی علامت نہیں ہے تو پھر اس کو کہاں سے پڑھنا چاہیے؟

جواب: جس کلمہ پر سانس ٹوٹا ہے اس کلمہ سے یا اس کے اوپر سے دو ایک کلمہ لوٹا کر پڑھنا چاہیے۔

سوال: قرآن شریف میں جو رموز اور علاماتِ وقف لکھے ہوئے ہیں، ان کا کیا مطلب ہے اور کس کے قائم کردہ ہیں؟

جواب: امام سجاوندی نے ان رموز کو قائم کیا ہے اور تمام قرآن مجید میں یہی سجاوندی رموز لکھے ہوئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ (میم، وقف لازم کی رمز ہے۔ لیکن یہاں اس سے مراد لازم شرعی نہیں ہے کہ جس سے واقف یا واصل پر کفر یا گناہ لازم ہوتا ہے

جیسا کہ عوام میں مشہور ہے۔ البتہ قواعد عرفیہ کے لحاظ سے جس کا اتباع کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایسے موقعہ پر وقف کرنا ضروری اور مستحسن ہے۔ (ط) وقف مطلق اور (ج) وقف جائز اور (ز امعجمہ) وقف مجوز کی علامت ہے اور (ص) علامت مرخص کی ہے۔ کلام طویل کی وجہ سے یہ رمز مقرر کی گئی ہے۔ (لا) علامت لا تقف کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان میں سے بعض رموز وقف تام اور بعض وقف کافی کے قبیل سے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض کتب میں اور رموز بھی بیان کیے گئے ہیں۔ (ق) علامت قیل علیہ الوقف کی ہے۔ (صلی) علامت اس کی ہے کہ یہاں وقف سے وصل اولیٰ ہے۔ (ك) رمز کذالک کی ہے یعنی اس کا حکم وقف کے بارے میں قبل ماسبق کے ہے اور کبھی آیۃ بصری و کوفی کے اختلاف کی بنا پر آیۃ کوفی پر رمز (قف) اور خمس آیۃ پر رمز (ہ) اور عشر آیۃ پر راس العین (ع) یا حرف (ی) لکھتے ہیں اور رمز آیۃ بصری (تب) اور خمس (خب) اور عشر (عب) ہے۔ ہائے مراد خمس اس وجہ سے لیا گیا ہے کہ ابجد کے حساب سے اس کے پانچ عدد ہوتے ہیں۔ اور عین سے عشر اس لیے مراد ہے کہ اول حرف عشر میں عین ہے اور یاء سے بھی عشر اس واسطے مراد لیا ہے کہ اس کے بحساب ابجد دس عدد ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال: قرآن شریف میں کہیں قریب قریب تین نقطے اس طرح (∴ × ∴) لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے اور یہ کس کی علامت ہے؟

جواب: یہ وقف معانقہ کی علامت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دو وقف ایک جگہ قریب قریب جمع ہوں اور جو لفظ اُن لفظوں کے درمیان ہوتا ہے، اس کا تعلق ماقبل و مابعد دونوں سے ہوسکتا ہو۔ پس اگر دونوں میں سے کسی ایک پر وقف نہ کیا جائے تو درمیان کا لفظ مہمل ہوجاتا ہے۔ لیکن ایسے شخص کے لیے کہ جس نے اس کا اہتمام کیا ہے کہ جب تک سانس پورا نہ ہو، وقف نہیں کروں گا تو اس کی جگہ وصل کرنا جائز ہے۔ کیونکہ وصل وقف سے معنی میں کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔ البتہ قواعد عرفیہ کے خلاف ضرور

ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ وقف معانقہ کی مثال جیسے لَا رَیْبَ ۛ فِیْہِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ پس لفظ فِیْہِ کا تعلق باعتبار معنی ماقبل و مابعد دونوں سے صحیح ہو سکتا ہے۔ بعض مصاحف میں لفظ معانقہ بھی لکھتے ہیں۔ اور بعض میں رمز (مع) کہ یہ بھی علامت وقف معانقہ کی ہے اور اس کو وقف مراقبہ بھی کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

سوال: رکوع کی وجہ تسمیہ بھی بیان فرمائیے؟

جواب: اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس رکعت میں بیس رکوع تلاوت فرمائے۔ جس جگہ آپ نے رکوع کیا اسی جگہ یہ علامت (ع) لکھ دی گئی ہے اور بعض علما کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن سلمیؒ نے نماز تراویح میں امامت فرمائی۔ رکعت اولیٰ میں عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور رکعت ثانی میں عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پر رکوع کیا۔ آخر قرآن تک اسی طرح رکوع کیے۔ حضرت عائشہؓ نے تحسین فرمائی اسی مواضع پر رکوع قائم کر دیئے گئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چند متفرق ضروری فوائد

سوال: وہ الفاظ کون سے ہیں جو قرآن شریف میں اور طرح لکھے ہوئے ہیں۔ اور پڑھے دوسری طرح جاتے ہیں۔

جواب: وہ الفاظ یہ ہیں اَوْ یَعْفُوَا سورۂ بقر کے رکوع ع۱۹ میں اور اَنْ تَبُوْءَ سورہ مائدہ کے رکوع ع۵ میں اور لِتَتْلُوَا سورۂ رعد کے رکوع ع۴ میں اور لَنْ نَّدْعُوَا سورہ کہف کے رکوع ع۲ میں اور لِیَرْبُوَا سورہ روم کے رکوع ع۴ میں اور لیبلوا اور نبلوا سورہ محمدؐ کے رکوع ع۱ و ۴ میں

اور ثَمُوْدَا چار جگہ سورہ ہود۔ اور سورہ فرقان اور سورہ عنکبوت اور سورہ نجم میں اور دوسرا قَوَارِیْرَا سورہ دہر میں اور اَفَائِنْ سورہ آل عمران میں اور مَلَا ئِہٖ جس جگہ ہو اور لِشَایْئٍ سورہ کہف میں۔ ان سب الفاظ میں الف نہیں پڑھا جائے گا نہ وصل میں اور نہ وقف میں اور لفظ لٰکِنَّا سورہ کہف میں اور اَلظُّنُوْنَا اور اَلرَّسُوْلَا اور اَلسَّبِیْلَا تینوں سورۂ احزاب میں اور سَلَاسِلَا اور قَوَارِیْرَ سورہ دہر میں اور لفظ اَنَا قرآن مجید میں جہاں کہیں آوے ان تمام لفظوں میں بحالتِ وقف الف پڑھا جاتا ہے۔ وصل میں نہیں پڑھا جاتا۔ لیکن خاص لفظ سَلَاسِلَا میں بغیر الف کے وقف کرنا بھی جائز ہے یعنی سَلَاسِلْ اور وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُطُ سورہ بقر میں اور فِی الْخَلْقِ بَصْطَۃً سورۂ اعراف میں بجائے صاد (ص) کے سین پڑھنا چاہیے اور اَمْ ھُمُ الْمُصَیْطِرُوْنَ سورۂ طور میں صاد اور سین دونوں پڑھ سکتے ہیں اور بِمُصَیْطِرٍ میں اگرچہ سین پڑھنا بھی جائز ہے مگر اس کو صاد ہی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

سوال: سورہ حٰم سجدہ میں جو لفظ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ہے۔ اس کا دوسرا ہمزہ کیسے پڑھا جائے گا۔؟

جواب: اس میں تسہیل ہوگی یعنی ذرا نرم آواز سے الف کے مشابہ پڑھا جائے گا حفصؒ کی روایت میں صرف اسی ایک لفظ (ءَ اَعْجَمِیٌّ) میں تسہیل ہے۔

سوال: سورۂ یوسف کے دوسرے رکوع میں جو لَا تَاْمَنَّا ہے، اس کو کیسے پڑھنا چاہیے۔

جواب: اس کو مشدد پڑھنے کی حالت میں اشمام کے ساتھ پڑھنا چاہیے یعنی اس کے پہلے نون میں اشمام ہوگا۔ بغیر اشمام کے اس کو مشدد پڑھنا درست نہیں۔ اس میں روم بھی جائز ہے۔ لیکن روم کی حالت میں اظہار کرکے پڑھنا چاہیے یعنی اس کے دونوں نون

الگ الگ اس طرح کَا نَا مُنْنَا پڑھے جائیں گے۔ اور پہلے نون میں روم ہوگا۔ اس صورت میں بھی بلا روم کے محض اظہار کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سوال: سورۂ حجرات کے بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ کو کس طرح پڑھنا چاہیے؟

جواب: الاسم میں جو لام ہے اس کو زیر دے کر سین سے ملا کر پڑھنا چاہیے۔ لام سے پہلے اور بعد والے ہمزہ کو نہ پڑھنا چاہیے۔

سوال: یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں جو سین اور نون کے بعد واؤ ہے۔ اس میں یرملون کے قاعدہ کے موافق ادغام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: اس میں بوجہ حروف مقطعات ادغام نہیں ہوگا۔ صرف اظہار ہوگا۔ اگرچہ بعض طرق میں ادغام بھی ثابت ہے۔

سوال: کیا اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ میں ادغام ناقص بھی جائز ہے؟

جواب: ہاں اس میں ادغام ناقص بھی جائز ہے۔ مگر ادغام تام اولیٰ معمول بہ ہے۔

سوال: وہ الفاظ کون سے ہیں کہ جن میں علاوہ ادغام اظہار بھی ثابت ہے؟

جواب: وہ یہ ہیں یَلْهَثْ ذٰلِكَ سورۂ اعراف میں اور یٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا سورہ ہود میں۔

سوال: لام تعریف کے اظہار و ادغام کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: اس کا یہ قاعدہ ہے کہ لام تعریف جب ان چودہ حرفوں سے قبل واقع ہو کہ جن کا مجموعہ ابغ حجک وخف عقیمہ ہے تو اس کا اظہار ہوگا۔ جیسے البصر، الجبال، القمر وغیرہ اور ان کو حروف قمریہ کہتے ہیں۔ اور یہ بقبیل تسمیۃ الکل باسم الجزء کے ہے۔ یعنی جزء کے نام پر کل کا نام رکھ لیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ باقی حرفوں میں ادغام ہوگا۔ جیسے

الشمس۔ الثاقب۔ الطارق وغیرہ اور ان کو حروف شمسیہ کہتے ہیں۔ پس یہ بھی اسی قبیل سے ہے۔

سوال: اگر کسی کلمہ میں وقف کی وجہ سے دو مد جمع ہو جائیں ایک متصل دوسرا عارض مثل یشآء وغیرہ کے۔ تو اس وقت اس میں مد عارض کی وجہ سے قصر ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں قصر جائز نہیں کیونکہ مد متصل قوی ہے اور مد عارض ضعیف اور مد منفصل میں قصر جائز نہیں ہے۔ پس اگر مد عارض کا اعتبار کرتے ہوئے کہ اس میں قصر بھی جائز ہے۔ قصر کر دیا جائے تو اس وقت ضعیف کو قوی پر ترجیح لازم آئے گی۔ اور یہ جائز نہیں۔

سوال: لفظ ضعف دو مرتبہ اور ضعفاً یہ تینوں لفظ جو سورہ روم میں ہیں کیا ان میں ضاد (ض) کا زبر بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ہاں زبر اور پیش دونوں جائز ہیں۔

سوال: قرآن شریف میں وہ لام جو الف کے ساتھ لکھا ہوا ہے اور بغیر الف کے پڑھا جاتا ہے کتنی جگہ ہے؟

جواب: پانچ جگہ ہے۔ ایک لَاْ اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ سورہ آل عمران میں۔ دوسرا وَلَاْ اَوْضَعُوْا سورہ توبہ میں۔ تیسرا اَوْ لَاْ اَذْبَحَنَّهٗ سورہ نمل میں۔ چوتھا لَاْ اِلَى الْجَحِيْمِ سورہ والصافات میں۔ پانچویں لَاْ اَنْتُمْ اَشَدُّ سورہ حشر میں۔ ان مقام میں لام کو بغیر الف کے پڑھنا نہایت ضروری ہے ورنہ معنی بدل جائیں گے۔

سوال: تنوین کے بعد اگر کوئی حرف ساکن آ جائے تو دونوں کو ملا کر پڑھنے کی صورت میں کس طرح پڑھیں گے۔

جواب: ایسی صورت میں تنوین کو زیر دے کر پڑھنا چاہیئے۔ عوام کی سہولت کی غرض

سے ایسے مقام پر چھوٹا سا نون بھی لکھ دیتے ہیں اسی کا نام نون قطنی ہے جیسے لُمَزَۃِ نِ الَّذِیْ وغیرہ۔

سوال: قرآن شریف میں حرکت کیسے پڑھی جاتی ہے۔ معروف یا مجہول؟

جواب: ہمیشہ معروف پڑھنا چاہیے کیونکہ کلام عرب میں اس کی ادا معروف ہے۔ مجہول نہیں۔ مجہول ادا کرنا اہل عجم کا طریقہ ہے لہذا زیر اور پیش کو اس طرح باریک ادا کرنا چاہیے۔ اگر دونوں کو بڑھا دیا جائے تو یاء اور واؤ معروف پیدا نہ ہو نہ یاء اور واؤ مجہول، اس کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔

سوال: سورہ آل عمران کے الٓمٓ اللّٰہُ کو حالتِ وصل میں کیسے پڑھیں گے؟

جواب: الٓمٓ کے میم پر زبر دے کر اور لفظ اللہ سے ملا کر خواہ مد کرکے یا بلا مد کے پڑھنا چاہیے۔ اس صورت میں لفظ اللہ کی ہمزہ نہیں پڑھی جائے گی۔

سوال: قرآن شریف پڑھنے کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب: تین۔ ترتیل، حدر، تدویر۔ ترتیل نہایت اطمینان کے ساتھ ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا۔ حدر جلدی جلدی پڑھنا لیکن نہ اس قدر کہ ایک حرف دوسرے حرف سے جدا اور علیحدہ معلوم نہ ہو۔ تدویر ان دونوں کے درمیان درمیان پڑھنے کا نام ہے۔

سوال: قاری کو قرآن شریف کی تلاوت کے وقت کن کن باتوں سے بچنا چاہیے؟

جواب: حسب ذیل امور سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ ہر حرف میں ہمزہ کی سی آواز ظاہر کرنا بے موقعہ غنہ کرنا۔ حروف مدہ کو ان کی مقدار مقررہ سے گھٹانا یا بڑھانا۔ آواز کو حلق میں اس قدر جکڑ دینا کہ جس سے حروف مکرر ہو جائیں۔ حرفوں کی ادائیگی میں حد سے زیادہ دیر کرنا اور کلمہ کے بیچ میں سانس توڑ کر باقی بچے ہوئے کلمہ سے شروع کرنا۔ آواز

کو اس طرح پر کھینچنا جس سے ایک حرف کا دوسرے حرف میں اور ایک حرکت کا دوسری حرکت میں خلط ہو جائے۔ آواز کو حرکات اور حرکات مد میں کپکپانا۔ حروف کو چبا چبا کر پڑھنا۔ جہاں ادغام نہیں وہاں ادغام کرنا۔ ہمزہ کو عین کے ساتھ مخلوط کرنا۔ قرآن شریف کو گاگا کر مثل راگنی کے پڑھنا۔ حرف مخفف کو مشدد پڑھنا۔ ایسی آواز بنا کر پڑھنا جیسے کوئی رو رہا ہے۔ اول حرف کو ناتمام چھوڑ کر دوسرا حرف شروع کرنا۔ حرف کو اپنے محل میں پورا ادا نہ کر کے بے موقع ادا کرنا وغیرہ عیاذاً باللہ۔

سوال: قرآن شریف کی تلاوت کے وقت کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ قرآن شریف نہایت عزّ و وقار اور خشوع و خضوع کے ساتھ خوش آوازی اور عربی لہجہ سے پڑھنا چاہیے۔ پڑھتے وقت حرفوں کے مخارج اور ان کی صفات کی رعایت اور حفاظت وقوف کا ضرور خیال رکھا جائے۔ حروف کو صحیح طور پر بلا زیادتی اور کمی کے واضح اور صاف ادا کیا جائے۔ قرآن چونکہ حق تعالیٰ کا کلام ہے، اس لیے اس کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کی خوشنودی کے لیے پڑھنا چاہیے۔ دنیا کی کوئی غرض اس سے ہرگز دل میں نہ رکھی جائے جب قرآن شریف پڑھو تو اس کو نہایت ادب کے ساتھ بیٹھ کر باوضو پڑھو۔ پڑھتے وقت ادھر اُدھر مت دیکھو۔ استاد کا بھی ہر حال میں ادب کرو۔ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔ اگر استاد کسی بات پر سختی کرے یا بُرا بھلا کہے تو اس سے ناراض نہ ہو۔ اور نہ اس کی دوسروں کے سامنے غیبت کرو۔ ورنہ پھر علم سے محروم رہو گے۔ جب استاد پڑھے تو اس کو خوب غور سے سنو اور خیال کرو کہ حروف کس طرح ادا کرتا ہے۔ پھر تم بھی اسی طرح پڑھنے کی کوشش کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ و آخر دعوانا ان

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین سیدنا محمد وّ علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الرحمین۔

فنِ تجوید پر ہماری اُردو کتابیں

نزہۃ القاری ۔ تجوید پر ابتدائی رسالہ
قیمت ۲۵ پیسے

فوائد مکیّہ ۔ قواعد فنِ قرأت کا مشہور رسالہ
قیمت ۷۵ پیسے

رہنمائے تجوید ۔ قواعد تجوید پہ جامع رسالہ بطرز سوال جواب
قیمت ۵۵ پیسے

جمال القرآن ۔ تجوید پر حضرت مولانا قاری اشرف علی تھانویؒ کا مشہور رسالہ۔ قیمت

ناشرانِ قرآن لمیٹڈ اردو بازار، لاہور

ناشران قرآن لمیٹڈ کی مطبوعات

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
۱۔ قرآن مجید (معرّا) چوب قلم		۵۔ قرآن مجید (مترجم) ترجمہ و فوائد	
فوٹو آفسٹ کاغذ سفید ۹	۱۰،۵۰	موضح القرآن ارشاد عبدالقادر ۹۶۰ صفحات	
حنائی ۱۰	۹،۵۰	۲۶×۲۰/۸ رنگین طباعت آرٹ پیپر ۱۲	۲۴،۰۰
نیوز ۱۱	۸،۵۰	سفید ۱۳	۱۳،۰۰
۲۔ قرآن مجید (معرّا) ۸۲۰ صفحات		نیوز ۱۴	۱۰،۵۰
۳۰×۲۰/۸ فوٹو بلاک کاغذ سفید ۱	۶،۷۵	۶۔ پنجسورہ شریف اوراد قرآنی	
حنائی ۲	۶،۲۵	آرٹ پیپر	۳،۵۰
نیوز ۳	۵،۰۰	۷۔ سیپارے علیحدہ مختلف سائز	
سفید ۸	۱۰،۰۰	۸۔ قاعدے ہر قسم۔	
۳۔ قرآن مجید (معرّا) ۸۰۴ صفحات		تصانیف حضرت مولانا اشرف علی تھانوی	
۲۶×۲۰/۸ فوٹو بلاک کاغذ سفید ۱۵	۶،۲۵	۱۔ بہشتی زیور مکمل مدلل محشی کلاں	
حنائی ۱۶	۵،۲۵	فوٹو بلاک کاغذ سفید	۱۸،۰۰
نیوز ۱۷	۴،۰۰	۲۔ حیوۃ المسلمین	۲،۵۰
۴۔ شمائل شریف (معرّا) ۸۲۷ صفحات		۳۔ تعلیم الدین (فقہ و تصوف)	۲،۰۰
۳۰×۲۰/۱۶ فوٹو بلاک کاغذ سفید ۴	۶،۲۵	۴۔ جمال القرآن (تجوید)	۰،۶۰
حنائی ۵	۵،۰۰	تصانیف حضرت مولانا زکریا دامت فیوضہم	
نیوز ۶	۳،۷۵	۱۔ تبلیغی نصاب مکمل کاغذ سفید	۱۲،۰۰
سفید ۸	۷،۰۰	نیوز	۹،۰۰

کتاب	قیمت
۲۔ فضائل صدقات	۱۲٫۰۰
۳۔ فضائل حج	۴٫۵۰
(تبلیغی رسائل الگ الگ)	
۴۔ حکایات صحابہؓ	۲٫۲۵
۵۔ فضائل نماز	۱٫۰۰
۶۔ فضائل رمضان	۰٫۷۵
۷۔ فضائل تبلیغ	۰٫۵۰
۸۔ فضائل قرآن	۱٫۰۰
۹۔ فضائل ذکر	۲٫۲۵
۱۰۔ فضائل درود	۱٫۵۰
۱۱۔ مسلمانوں کی پستی کا واحد علاج	۰٫۵۰
۱۲۔ چھ باتیں	۰٫۳۰
۱۳۔ آخری تقریر	۰٫۲۵
دوسری دینی اخلاقی تاریخی کتابیں	
۱۔ مخزن اخلاق (اخلاقیات) کاغذ سفید	۴٫۰۰
نیوز	۶٫۲۵
۲۔ مرنے کے بعد کیا ہوگا۔ (اخلاقیات)	۶٫۰۰
۳۔ گنج مطلوب (اردو ترجمہ کشف المحجوب (تصوف)	۱۰٫۰۰
۴۔ خزینہ معارف (")	۱۵٫۰۰

کتاب	قیمت
۵۔ طب روحانی (عملیات)	۲٫۷۵
۶۔ اعمال قرآنی (")	۲٫۲۵
۷۔ بیاض محمدی (")	۱٫۷۵
۸۔ انوار بردہ (شرح قصیدہ بردہ)	۳٫۰۰
۹۔ اکابر امت محمدیہ (تاریخ وسوانح)	۴٫۰۰
۱۰۔ اسلامی کردار کی جھلکیاں (")	۲٫۰۰
۱۱۔ جانشین رسول (")	
۱۲۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ (")	۱٫۰۰
۱۳۔ حضرت عمرؓ (")	۱٫۰۰
۱۴۔ حضرت عثمانؓ (")	۱٫۰۰
۱۵۔ حضرت علیؓ (")	۱٫۰۰
۱۶۔ امت کی شہزادیاں (")	۱٫۵۰
۱۷۔ تعلیم الاسلام از مفتی کفایت اللہ (چاروں حصے مکمل) (فقہ)	۲٫۲۵
۱۸۔ راہ نجات (")	۰٫۲۰
۱۹۔ کتاب نماز (")	۰٫۹۰
۲۰۔ آئینہ نماز (")	۱٫۰۰
۲۱۔ آثار التنزیل (تفسیر)	۰٫۷۵
۲۲۔ سفر مقدس (زیارت حرمین)	۳٫۵۰

سند
اللہ تعالیٰ نے
جبریل امین کے واسطے سے
النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم
۳۲
سیدنا عثمان علی و زید بن ثابت و ابن مسعود ابی بن کعب
رضی اللہ عنہم اجمعین
۹ احمد سکونا
العبیدی ابراہیم ۱۰
عبدالرحمن الاجہوری ۱۱
احمد البقری ۱۲
۱۳ محمد بن البقری
۱۴ عبدالرحمن الیمنی
۱۵ شیخ شحاذ الیمنی
عبدالحق السنباطی ۱۶
ناصر الطبلاوی ۱۶
۱۷ زکریا الانصاری
۲۰ محمد الجزری
۱ قاری محمد سلیمان دیوبندی
قاری ضیاء الدین الہ آبادی
قاری عبدالرحمن المکی
قاری عبداللہ المکی
ابراہیم سعد
حسن بدیر
احمد الہشامی
رضوان العقبی ۱۸
محمد النویری ۱۹
۲۱ ابن لبان
۲۲ احمد شاطبی
۲۳ ابوالحسن علی بن ہذیل
۲۴ ابوداؤد سلیمان بن نجاح
۲۵ ابوعمرو الدانی
۲۶ ابومحمد عبید بن الصباح
۲۷ ابوالحسن علی بن صالح
۲۸ ابوالعباس احمد بن سہل الاشنانی
۲۹ ابوالحسن طاہر بن غلبون
۳۰ حفص صاحب الروایۃ
۳۱ امام عاصم بن ابی النجود
۳۲ عبداللہ بن حبیب سلمی
۳۲ زر بن حبیش الاسدی